

وَلَا تَكْفُرُوا بِالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ الدِّينِ فَرَقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا سَبِيحًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

[7 صفر المظفر 1431ھ بمطابق 19 جون 2010]

عنوان

سکون کی تلاش

شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اناری سروہ لاهور)

زیر اہتمام

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد للہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

بتعاون:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ أَلَانِي بَعْدَهُ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَوْفَوْا عَهْدَهُ
أَمَّا بَعْدُ۔

○ فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

○ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ذُكِّرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ○ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ○

○ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَقَامٍ آخَرَ

○ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ○ (الاحزاب: 35)

○ صَدَقَ اللَّهُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمِ

حاضرین کرام! تلاوت کی گئی آیت مبارکہ کی روشنی میں آج میرا موضوع ”سکون کی تلاش“ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آج انسان سکون کی تلاش میں ہے ہر انسان نے سکون پانے کیلئے اپنا اپنا انداز اپنایا ہوا ہے کسی کو سکون مل جاتا ہے اور کوئی ابھی تک متلاشی ہے آج کے خطبہ میں مذکورہ جملوں کا جائزہ لیں گے قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں انسان اپنی ذہنی سطح پر سکون پانے کیلئے اپنے مضبوط طریقوں سے کوشش کرتا ہے مگر سکون کی تلاش کا سب سے بہتر اور اعلیٰ طریقہ وہ ہے جو اللہ نے ہمیں قرآن میں سکھایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ اب سکون صرف اللہ کی یاد میں ہے جتنا کثرت سے اللہ کو یاد کیا جائے گا اتنا ہی زیادہ سکون پائیں گے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ذُكِّرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ○ اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اس لئے کہ رب کی یاد ہی میں سکون ہے یہ عام اصول ہے قرآن کا اگر ہم موازنہ کریں اس اصول کا اور سائنس کا تو پتہ چلتا ہے کہ سائنس اصول کے جو آج ریسرچ کے بعد طریقے بتاتی ہے وہ سکون کے طریقے اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو آسمانی وحی کے ذریعے 1400 سوسال قبل بتادیے تھے سکون ہی کے متعلقہ ایک واقعہ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مغرب کیسے سکون تلاش کرتا ہے؟

1985ء کی بات ہے کہ واشنگٹن میں ایک محفل کا انتظام کیا جس میں انہوں نے دنیا کے بڑے بڑے لکھے اور Talented لوگوں کو خاص طور پر بلایا۔ کئی ایمپیڈرز تھے، کئی پی ایچ ڈی تھے اور کئی میڈیکل ڈاکٹر تھے ان میں ایک مسلمان ڈاکٹر بھی تھا اور یہ ملک کے Top twenty significant doctor میں ایک ہارٹ سپیشلسٹ ہیں۔ اس نے کہا، اسلام بڑا سچا دین ہے کسی نے پوچھا آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ اسلام بڑا سچا دین ہے، وجہ کیا بنی؟ اس کے جواب میں وہ کہنے

لگے۔ یہاں گولیاں کھا کر جو لوگ سوتے ہیں ان کی تعداد پچھلے چند سالوں میں بڑھ گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں گورنمنٹ کے سامنے ڈیمانڈ آئی کہ یا تو فیکٹریوں کی پروڈکشن بڑھانے کی اجازت دو یا کوئی ایسی صورت ہو کہ بندوں کو کھانا ہی نہ پڑیں۔ یہ سن کر ہمارے ”بڑے“ پریشان ہوئے کہ پوری قوم کو گولیاں کھا کر سونا پڑتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے پورے ملک سے ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو اکٹھا کیا۔ میں بھی ان میں سے ایک تھا انہوں نے ان ڈاکٹروں کی ایک کمیٹی بنا دی اور کہا کہ اس بات پر ریسرچ کرو کہ لوگ پریشان کیوں ہوتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ماحول میں وہ جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں، جو چاہتے ہیں پیتے ہیں، جہاں چاہتے ہیں سوتے ہیں، کلبوں میں جاتے ہیں، ڈانس کرتے ہیں، ان پر کسی چیز کی پابندی ہے ہی نہیں، جب ان کی ہر خواہش پوری ہو جاتی ہے تو پھر یہ پریشان کیوں ہوتے ہیں؟

حکومت نے تمام ڈیپارٹمنٹس میں ایک آفس آرڈر کر دیا کہ یہ کمیٹی نیشنل لیول کا ایک کام کر رہی ہے اس کو جہاں بھی سپورٹ چاہیے ہوگی تمام ڈیپارٹمنٹس ان کو سپورٹ دیں۔ وہ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ ہمارے تو وارے نیارے ہو گئے۔ سپر کمپیوٹرز ہمارے اختیار میں تھے، جس ادارے سے بھی ہمیں Documents یا Research paper چاہیے ہوتا تھا ہمیں مل جاتا تھا، ہر لائبریری ہمارے سامنے تھی ہر طرح کی سہولیات ہمیں میسر تھیں۔

ہم نے آپس میں سوچا کہ آخر بندہ پریشان کیوں ہوتا ہے؟ کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ۔ کافی Disucssion (بحث و تہیج) کے بعد یہ فائل ہوا کہ ہمیں سوچنا چاہیے کہ دماغ کا وہ کون سا حصہ ہے جس کے ساتھ غمی اور خوشی کا تعلق ہے۔ خوش بندے کے دماغ میں بھی کوئی چیز ہوگی اور پریشان بندے کے دماغ میں بھی۔ ان دونوں کے درمیان میڈیکل کی کوئی فرق ہوگا۔ ہم نے کہا اسی بات پر ریسرچ کرتے ہیں۔

ہم نے اس کا طریقہ یہ اپنایا کہ ہم نے خوش بندوں کو مشین میں بٹھا کر ان کی Brain scanning کی۔ ان کے Brain (دماغ) کا جتنا Data تھا اس کو Digitise کر کے ہم نے کمپیوٹر میں Feed کر دیا۔ اور پھر ہم نے کمپیوٹر کو ایک پروگرام بنا کر دیا جس میں کہا کہ کچھ یہ بندے ہیں اور کچھ یہ بندے ہیں، ان کے دماغوں کا آپس میں تقابل کر کے بتاؤ کہ فرق کہاں پر ہے؟ جب کمپیوٹر کو ایسی Assignment دی جائے تو وہ تو Brain کے ایک ایک سیل کے اوپر جا کر فرق بتاتا ہے۔

وہ کہنے لگے کہ ہم نے کئی ہزار خوش بندوں کے اور کئی ہزار ڈپریشن والے بندوں کے ٹیسٹ لیے۔ بالآخر دو تین کی ورکنگ کے بعد سپر کمپیوٹر نے دماغ کے ایک سیل کو Encircle کر دیا۔ گویا اس نے بتا دیا کہ اس سیل میں فرق ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اس سیل پر چارج ہوتا ہے تو بندہ Tension (بے چینی) محسوس کرتا ہے، اس کا موڈ آف ہو جاتا ہے، بات کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا اور ہم کہتے ہیں کہ دماغ گرم ہو گیا ہے۔ جب اس جگہ سے چارج ختم ہو جاتا ہے تو بندہ مزے میں ہوتا ہے، ہنس بھی رہا

ہوتا ہے اور ہنسا بھی رہا ہوتا ہے۔

ہم سوچنے لگے کہ یہ تو بہت بڑی ریسرچ ہوگئی کہ ہم نے اس سیل کو ڈھونڈ لیا ہے۔ پھر ہم نے خیال کیا کہ اس کا کاؤنٹرٹیسٹ لیتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے سوچا کہ ہم ایسے بندے کو مشین میں بٹھاتے ہیں جو واقعی بڑی Tension میں ہو اور مصنوعی طور پر مشین کے ذریعے اس کے سیل کے چارج کو ڈسچارج کر دیتے ہیں۔ جب اس کا وہ سیل ڈسچارج ہو جائے گا تو وہ بندہ خوش ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ کہنے لگے کہ ہم نے ایسے ہی بندے کو مشین میں بٹھایا جو واقعی پریشان تھا اور ہم نے اس کے دماغ کے اس ٹشو سے چارج کو ختم کر دیا جس کی وجہ سے وہ مسکرانے لگا اور ہمارے ساتھ یوں باتیں کرنے لگا جیسے وہ پریشان ہی نہیں تھا۔ اس کے بعد ہم نے ایک بہت ہی خوش بنے کو مشین میں بٹھایا۔ ہم نے اس کے دماغ کے اس ٹشو میں مصنوعی طور پر

چارج Inject (داخل) کر دیا۔ بس چارج Inject کرنا ہی تھا کہ اس کا پارہ ہی چٹھ گیا۔ وہ ہم سے ہی جھگڑنے لگ گیا۔ ہم نے اس طرح ہزاروں ٹیسٹ لے کر تسلی کر لی کہ اگر اس جگہ چارج ہو تو بندہ پریشان ہو جاتا ہے اگر اس جگہ سے چارج ختم ہو جائے تو بندہ خوش ہو جاتا ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم نے ریسرچ کر کے خوشی غمی کا پتہ کر لیا۔

وہ کہنے لگے کہ ہم نے حکومت کو رپورٹ پیش کر دی۔ جب پڑھنے والوں نے ہماری رپورٹ پڑھی تو انہوں نے کہا، Well done (شباباش) تم نے بہت اچھا کام کیا، لیکن ہم ساری قوم کو مشینوں میں تو نہیں بٹھا سکتے۔ آپ نے ابھی تک آدھا کام کیا اور دوسرا آدھا کام یہ ہے کہ اب یہ سوچا کہ یہ چارج بغیر مشین میں بیٹھے کیسے ختم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ کہنے لگے کہ یہ Second assignment مل گئی اور ہم یہ سوچنے میں لگ گئے کہ یہ چارج مشین میں بیٹھے بغیر کیسے ختم ہو سکتا ہے۔

اس مقصد کے حصول کیلئے پہلے بڑی Discussions (بحثیں) ہوئیں پھر ریسرچ ورک شروع کیا۔ بالآخر دل میں ایک بات آئی کہ ایک بندہ جو بڑا ہی غمزہ ہوتا ہے، اگر اسے دو چار گھنٹے کی نیند آ جائے تو نیند کے بعد جب وہ اٹھتا ہے تو اس کو پہلے جیسا غم نہیں ہوتا بلکہ طبیعت بحال ہو چکی ہوتی ہے۔ ہمارے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ دو چار گھنٹے کی نیند سے آخر کیا فرق پڑتا ہے؟ چنانچہ یہ معلوم کرنے کیلئے ایک پریشان بندے کو سونے سے پہلے بھی مشین میں بٹھایا اور ایک دو گھنٹے کی نیند کے بعد بھی مشین میں بٹھایا تو ہم نے یہ دیکھا کہ اس کے چارج کی Intensity (شدت) کم ہو چکی تھی۔ پہلے اس کی Intensity زیادہ تھی اور بعد میں کم ہوگئی۔ ہم نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جلدی Decay (زائل) ہو جاتا ہے جب بندہ سو جاتا ہے تو اس کا

دماغ Off load ہو جاتا ہے یعنی دماغ کا بوجھ اتر جاتا ہے۔ آف لوڈ ہونے کی وجہ سے چارج جلدی Decay ہو جاتا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ ہمارے ذہن میں خیال آیا کہ اگر یہ چارج سو جانے سے جلدی Decay (زائل) ہو جاتا ہے تو کیوں نہ ہم کوئی ایسی Exercise (مشق) ڈھونڈیں جس سے یہ جلدی Decay (زائل) ہو جائے چنانچہ ہم نے سوچا کہ ہم دماغ کو آف لوڈ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ہم نے کہا کہ ایک بندے کو بٹھا کر کہا جائے کہ بالکل سو چنا چھوڑ دے۔ جب وہ سو چنا چھوڑ دے گا

تو دماغ پر لوڈ کم ہو جائے گا۔ وہ کہنے لگے کہ جب ہم نے ایک پریشان بندے کو اس طرح بٹھایا تو آدھے پونے گھنٹے کے بعد اس کا چارج واقعی جلدی Decay (زائل) ہو گیا۔ اس طرح ہم نے کئی ٹیسٹ لیے۔ بالآخر ہم نے ارباب اقتدار کو آکر بتا دیا کہ جناب! یہ Exercise (مشق) کرنے سے بندے کی پریشانی جلدی ختم ہو جاتی ہے اور وہ خوش ہو جاتا ہے۔ حکومت نے اس Exercise کا نام ”Meditation“ رکھا۔ اور حکم دے دیا کہ پورے ملک کے ہر شہر کے مختلف حصوں میں Meditation Club بنا دو۔ وہ کہنے لگے کہ اب تو ہر جگہ Meditation club بنے ہوئے ہیں لوگ اپنے دفاتروں سے تھکے ماندے اور پریشان خال آتے ہیں اور وہ کلب کے اندر چلے جاتے ہیں۔ کلب کے اندر انسٹرکٹرز موجود ہوتے ہیں وہ ان کو کہتے ہیں، یہاں بیٹھ جائیے، ہر چیز کو بھول جائیے، بالکل سوچنا چھوڑ دیجئے، اس طرح کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے آپ کو بہت ہی Light (ہلکا پھلکا) Feel (محسوس) کر رہے ہیں اس طرح وہ سمجھتے ہیں کہ Tension (بے چینی) ختم ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ یہ Meditation (میڈیٹیشن) تو یہاں عام ہو چکی ہے۔ لیکن جو ریسرچ یہاں آج ہوتی ہے وہ پاکستان اور ہندوستان میں تو کہیں بیس سال کے بعد پہنچتی ہے، اسی لیے میں نے آپ سے سوال کیا تھا کہ آپ نے یہ میڈیٹیشن کہاں سے سیکھ لی ہے۔ اب میں نے ان کو سمجھایا کہ بھئی! یہ میڈیٹیشن نہیں بلکہ یہ تو اللہ کا ذکر ہے جس کا حکم قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔ **وَإِذْ كُنَّا رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ (الاعراف: 205)** (اور ذکر کرو اپنے رب کا اپنے دل میں) ہم نے مراقبہ کر کے تو قرآن مجید کی اس آیت پر عمل کیا ہے۔ خیر اس کی پھر بڑی تسلی ہوئی۔ وہ کہنے لگے کہ یہی وجہ ہے کہ میں نے کہا تھا کہ اسلام بڑا سچا دین ہے کہ جس نے چودہ سو سال پہلے ہمیں بتا دیا تھا کہ اگر ہم ذکر قلبی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے دل کی تمام پریشانیوں کو دور فرما دیں گے۔ دنیا آج ریسرچ کرنے کے بعد جس نتیجے پر پہنچ رہی ہے ہمیں چودہ سو سال پہلے ویسے ہی بتا دیا گیا تھا۔

ذکر الہی سے سکون ملنے کی وجہ:

اللہ کے ذکر کے اندر ایک فنایت ہے اور اسی فنایت کے ذریعے انسان کے غم دور ہوتے ہیں جس سے اس کے دل سکون ملتا ہے اور وہ اللہ رب العزت کی محبت میں آگے بڑھتا رہتا ہے۔ اسی لئے ذکر کرنے کی بار بار تاکید کی جاتی ہے۔ اگر ہم اللہ کا ذکر کثرت اور باقاعدگی کے ساتھ کریں گے تو ہمیں دین اور دنیا دونوں میں فائدہ ہوگا۔ اب تو یہ بات سائنس سے بھی ثابت ہو چکی ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: **ذِكْرُ اللَّهِ شِفَاءُ الْقُلُوبِ** (اللہ کی یاد دلوں کی شفا ہے)

اس واقعہ سے یہ بات کھل کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ سکون اللہ کی یاد میں ہے اللہ کی یاد کا تعلق صرف ذکر اللہ سے نہیں بلکہ مخلوق کی خدمت بھی اللہ کی یاد ہے سیدنا عمر فاروق کو ملنے کیلئے ایک سفیر آیا جو غیر مسلم ملک سے تعلق رکھتا تھا مدینہ منورہ میں جب یہ سفیر پہنچا تو لوگوں نے بتایا کہ سیدنا عمر فاروق اس وقت باہر جنگل کی طرف نکل گئے ہیں سفیر تلاش میں نکلا ایک جگہ جو ویران تھی سیدنا عمر

فاروق کوڑاسر کے نیچے رکھے سکون کی نیند سوسور ہے تھے وہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ ہمارے بادشاہ تو ایسے سو نہیں سکتے اور یہ کیسے سکون کی نیند سوسور ہے ہیں اللہ نے سیدنا عمرؓ کو مخلوق کی خدمت، رب کی عبادت سے اتنا سکون عطا کیا تھا کہ جنگل میں بھی نیند آجایا کرتی تھی۔ آج لوگ بے سکونی میں مبتلا ہیں اس لیے کہ انسان نے سکون کی تلاش کے جو راستے متعین کر لیے ہیں ان میں سکون نہیں بتا ہی ملا کرتی ہے حضور نبی کریم ﷺ کہ حیات مبارکہ میں مکمل سکون تھا اطمینان تھا اس لیے کہ آپ دن رات غریب مفلوک الحال بے بس لاوارث مسافر لوگوں کی خدمت کیا کرتے تھے حضور ﷺ کے پاس عالیشان محل تو نہیں تھا کپڑے مہنگے پہننے کیلئے تو نہیں تھے کھانے کی اعلیٰ غذا تو نہیں تھی اچھی سواری تو نہیں تھی مگر اس کے باوجود حضور ﷺ کی زندگی پر سکون تھی۔ اس کی سب سے اہم وجہ اللہ کی طرف سے سکون کا جو راستہ متعین کیا گیا تھا وہ راستہ رسول اللہ ﷺ نے اپنایا تھا سکون محلات میں نہیں ملتا اچھی سواری میں سکون نہیں کثرت مال سبب سکون نہیں افسوس انسان نے سکون کی تلاش مال میں شروع کر دی ہے بنگلے میں شروع کر دی ہے اگر آپ سکون دیگر ذرائع سے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سنیں سکون ایسے ہی مل سکتا ہے۔

سکون کہاں تلاش کریں؟

☆ خدمت میں سکون ہے۔ ☆ والدین و اعز و اقارب کی خدمت کر کے سکون پائیں۔ ☆ مدد میں سکون ہے کسی بے بس و بے کس کی مدد کریں۔

☆ کسی بزرگ کو روڈ کراس کرا کر سکون حاصل کریں۔ ☆ کسی ضعیف کا بوجھ ہلکا کروا کر سکون حاصل کریں۔ ☆ کسی زخمی آدمی کو ہسپتال تک پہنچانا یہ بھی سکون کا ذریعہ ہے۔ ☆ گلی محلے کو صاف کرنا بھی سکون کا ذریعہ ہے۔ ☆ ایمان داری سے کام کرنا بھی سکون کا ذریعہ ہے۔ ☆ کسی کو صحیح راستہ بتانا بھی سکون کا ذریعہ ہے۔

☆ اپنے ملک کی خدمت کرنا بھی سکون کا ذریعہ ہے۔ ☆ اپنے ملک کی حفاظت کرنا بھی سکون کا ذریعہ ہے۔ ☆ اپنے پڑوسیوں کا خیال کرنا اور ان کی مدد کرنا بھی سکون کا ذریعہ ہے۔ ☆ اپنے گھر، گلی، محلے، شہر، ملک کی صفائی رکھنا بھی سکون کا ذریعہ ہے۔ ☆ کسی کو کھانا کھلانا بھی سکون کا ذریعہ ہے۔ ☆ کسی غریب کی بچی کی شادی میں اس کی مدد کرنا سکون کا ذریعہ ہے۔ ☆ کسی بھی اعتبار سے کسی کو آپ کی مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کر کے سکون حاصل کریں۔

غصہ پی کر سکون حاصل کریں:

کوئی شخص آپ سے زیادتی کرتا ہے آپ کا دل دکھاتا ہے، آپ کو تنگ کرتا ہے آپ اللہ کے حکم کے مطابق۔ وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ جو لوگ اپنے غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اللہ کو یہ سب لوگ پسند ہیں۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آئیے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہ نشان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین